احسان دانش (۱۹۱۴ء۔ ۱۹۸۲ء)

۶

آزادی

اس نظم کی تدریس کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- کسی بھی نظم یا نثر کو پڑھ کر اس کے اہم نکات کا خلاصہ لکھ سکیں۔
- نظمیہ اشعار کو درست تلفظ، لب و لہجہ، اتار چڑھاؤ اور ضرورت کے مطابق تاثر کے ساتھ پڑھ سکیں۔
- کسی بھی نثر پارے / نظم میں موضوعات کی شناخت کرتے ہوئے مصنف اور قارئین کے نقطۂ نظر کے ساتھ اس کی وضاحت کے لیے اپنی رائے کا اظہار کر سکیں۔
- کسی ادبی، علمی یا صحافتی موضوع پر اپنے مطالعے، تجربے اور مشاہدے کی روشنی میں استدلال، درست تلفظ اور عمدہ لب و لہجے کے ساتھ زبانی (فی البدیہہ اور یاد کی ہوئی) تقریر کر سکیں۔
- مجازی (ادبی) اور اصطلاحی (علمی) معنی میں گفتگو کر سکیں۔

پڑھیں

عبادت ہے سراپا جذبۂ تعمیرِ آزادی
شہادت مستقل اک سُرخئ تحریرِ آزادی

جہاں آزاد کر سکتے نہ ہوں تقریرِ آزادی
وُہ آزادی مری نظروں میں ہے تحقیرِ آزادی

مجھے ہر نامناسب، بات پر تنقید کا حق ہے
مری تقریر سے تعبیر ہے تعمیرِ آزادی

مجاہد کوہ و دریا کی حدوں میں رہ نہیں سکتے
ہماری جنگ ہو گی جنگِ عالمگیرِ آزادی

غلامی کے دھوئیں اُڑنے لگے بہروپے کانپے
فضاؤں میں جو گونجا نالۂ شب گیرِ آزادی

جو کہنا تھا اُسے سب کہہ گیا قرآں کے پردے میں
زمانہ حشر تک کرتا رہے تفسیرِ آزادی

www.ilmkidunya.com

لہو برسا، بہے آنسو، لٹے رہرو، کٹے رشتے
ابھی تک نامکمل ہے مگر تعمیرِ آزادی

تعجب ہے غلامی کے شبستانوں کی زینت ہے
کھنچی ہے جو ہمارے خون سے تصویرِ آزادی

غلام ابنِ غلام اپنی وراثت کیوں سمجھتے ہیں
ہوئی ہے جب ہمارے نام پر تعمیرِ آزادی

رہے گا دینِ فطرت پھیل کر اقصائے عالم میں
نہیں ہے یہ خطِ تقدیرِ آزادی

تڑپ کر بزم میں دانشؔ چلے آئے ہیں پروانے
اندھیروں سے مگر پھوٹی نہیں تنویرِ آزادی

(فصلِ سلاسل)

احسان دانشؔ (۱۹۱۴ء۔۱۹۸۲ء)

احسان الحق نام، دانشؔ تخلص ہے۔ کاندھلہ میں پیدا ہوئے والد کا نام قاضی دانش علی تھا۔ غربت کے باعث پانچویں جماعت سے آگے تعلیم کا سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔ روزگار کی تلاش میں دربدر کی خاک مزدوری کی غرض سے لاہور آئے۔ زیرِ تعمیر پنجاب یونیورسٹی لاہور کے لیے ایک مزدور کے طور پر بھی کام کیا۔ وہ دن کو ملازمت کرتے اور رات کو مطالعہ کرتے وہیں ادیب فاضل کے ممتحن بھی مقرر ہوئے اپنی کوششوں سے لاہور میں ایک ذاتی کتب خانہ مکتبہ دانش کے نام سے قائم کیا۔

احسان دانشؔ پاکستان بننے سے پہلے ہی لاہور آ گئے تھے۔ یہاں محنت مزدوری کرتے تھے۔ کتابوں کی ایک دکان سے روزگار کا آغاز کیا۔ شعر و شاعری سے دلچسپی بچپن ہی سے تھی جس نے علم کی لگن کو ہمیشہ تازہ رکھا اور ذاتی مطالعے کے باعث انھوں نے مختلف علوم پر قابلِ رشک دسترس حاصل کی۔ انھوں نے اپنی شاعری کے ذریعے جابجا عزم، عمل، اخلاق، اصلاحِ انسانیت، تعمیر اتحاد اور جدوجہد کا سبق دیا۔ ان کے اہم موضوعات ظلم و افلاس کے خلاف جہاد اور مزدور طبقے کی حالتِ زار کا بیان ہے یہی وجہ ہے کہ انھیں شاعرِ مزدور کے نام سے جانا جاتا ہے۔ انھوں نے مزدوروں اور کسانوں کی حالتِ زار کی نہایت عمدہ عکاسی کی ہے۔ اس کے علاوہ ان کی شاعری میں دینی حمیت، حب الوطنی اور مشرقی روایات کا عکس پایا جاتا ہے۔

احسان دانشؔ قادر الکلام شاعر تھے۔ انھوں نے غزل اور نظم دونوں میں اپنی نُدرتِ فکر اور قدرتِ بیان سے اونچا مقام حاصل کیا۔ زبان و بیان کے تخلیقی استعمال کے ساتھ ساتھ وہ جدتِ فکر کے نمائندہ بھی تھے۔ وہ فطرت اور انسان کے مابین تعلق کو موضوع بناتے تھے اور حیات و کائنات کے بارے میں فکر انگیز نتائج اخذ کرتے تھے۔

تصانیف: "دردِ زندگی"، "نفیرِ فطرت"، "چراغاں"، "آتش خاموش" اور "شیرازہ" ان کے اہم شعری مجموعے ہیں۔ یہ کلیاتِ احسان دانش میں شامل ہیں۔ "جہانِ دانش" اور "جہاں دگر" ان کی خود نوشت سوانح عمریاں ہیں۔ مترادفات اور صرف و نحو اہم لغات ہیں ان کی ادبی خدمات کے اعتراف میں حکومت نے انھیں ستارۂ امتیاز ایوارڈ سے نوازا۔

مشق

۱۔ نظم کے اہم نکات کا خلاصہ لکھیں۔

۲۔ اقبال کی نظم درست تلفظ، لب و لہجے، اتار چڑھاؤ اور ضرورت کے مطابق تاثر کے ساتھ پڑھیں۔

چین و عرب ہمارا ہندوستاں ہمارا
مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا
توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا
دنیا کے بت کدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا
ہم اس کے پاسباں ہیں وہ پاسباں ہمارا
تیغوں کے سائے میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں
خنجر ہلال کا ہے قومی نشاں ہمارا
مغرب کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری
تھمتا نہ تھا کسی سے سیلِ رواں ہمارا
باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا
اے گلستانِ اندلس! وہ دن ہے یاد تجھ کو
تھا تیری ڈالیوں پر جب آشیاں ہمارا
اے موجِ دجلہ! تو بھی پہچانتی ہے ہم کو
اب تک ہے تیرا دریا افسانہ خواں ہمارا
اے ارضِ پاک! تیری حرمت پہ کٹ مریں ہم
ہے خوں تری رگوں میں اب تک رواں ہمارا
سالارِ کارواں ہے میرِ حجاز اپنا
اس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

اقبالؔ کا ترانہ بانگِ درا ہے گویا
ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا

www.ilmkidunya.com

۳۔ احسان دانش نے اس نظم میں آزادی کے جذبے اور آزادی کے ثمرات کے حوالے سے بات کی ہے کہ برصغیر کے مسلمانوں نے انگریزوں اور ہندوؤں سے آزادی کے حصول کا نعرہ اس لیے لگایا تھا کہ انھیں ایک ایسا ملک میسر آسکے جس میں انھیں معاشی، سماجی، معاشرتی اور سیاسی حوالے سے ترقی اور نمو پذیری کے مواقع میسر آئیں گے۔ انگریزی دورِ اقتدار کی طرح آزاد ملک میں تحریر و تقریر پر کسی قسم کی کوئی قدغن نہ ہوگی۔ طلبہ اس نظم کو پڑھ کر اس میں درج مختلف موضوعات کی شناخت کریں۔ شاعر اور قارئین کے نقطہ نظر کے ساتھ اس کی وضاحت کے لیے اپنی اپنی رائے دیں۔

۴۔ مجازی اور اصطلاحی معنیٰ

لغت میں لغوی معنیٰ کے علاوہ کسی لفظ کے مجازی معنیٰ بھی ملتے ہیں اور ان کو لغوی معنوں کے بعد درج کیا جاتا ہے۔ مثلاً "چال" کے مجازی معنیٰ روش اور رویہ کے ہیں۔

کچھ الفاظ ایسے ہوتے ہیں جن کے لغوی اور مجازی معنوں کے ساتھ ساتھ دیگر مفاہیم میں اصطلاحی معنیٰ بھی ہوتے ہیں۔ مثلاً 'چال' کے اصطلاحی معنیٰ دھوکا اور فریب دینے کے ہیں۔ اسی طرح اصطلاحاً شطرنج کے ایک مہرے کو ایک گھر سے دوسرے گھر میں لے جانے کو بھی چال کہتے ہیں۔

❖ **مجازی اور اصطلاحی معنیٰ کو پیش نظر رکھتے ہوئے تمام طلبہ "آزادی" کے موضوع پر ایک دوسرے کے ساتھ گفتگو کریں۔**

سرگرمی

"انفارمیشن ٹیکنالوجی" کے موضوع پر اپنے کالج میں ایک سیمینار منعقد کرائیں اور اس میں خود بھی اپنے مطالعے، تجربے اور مشاہدے کی روشنی میں استدلال، درست تلفظ اور عمدہ لب و لہجے کے ساتھ زبانی (فی البدیہ اور یاد کی ہوئی) تقریر کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو تلقین کریں کہ روزانہ اپنی پسند کا کوئی پروگرام (خبریں، ڈرامے، فیچر وغیرہ) دیکھیں یا سنیں اور جائزہ لیں کہ ان میں کس قسم کے مسائل کو موضوع بنایا گیا ہے پھر جماعت میں آکر ساتھی طلبہ کو نظم کے اہم نکات پر اشارات دیجیے تاکہ وہ ان اشارات کی مدد سے اہم باتوں کو محدود الفاظ میں تبدیل کر سکیں۔

www.ilmkidunya.com